روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر) نسیم سیفی
خطبہ نمبر ۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | منگل ۲۷ رجب ۱۴۰۹ھ، ۷ امان ۱۳۶۸ ہش، ۷ مارچ ۱۹۸۹ء | نمبر ۵۶

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضور تمام احباب جماعت کو محبت بھرا اسلام بھجواتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبۂ جمعہ

نصائح اور یاددہانیاں اُن لوگوں پر ہی اثر کرتی ہیں جن میں تقویٰ کی قوتِ محرکہ موجود ہو

تقویٰ کے معیار کو مسلسل بڑھانا ضروری ہے اسلئے اپنے اور اپنی اولاد کے تقویٰ کی فکر کریں

دوسروں کی بجائے خود اپنے نفس پر تنقید کرنا سیکھیں اور تقویٰ کی جنگ جیتنے والے بنیں

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۱۳ امان ۱۳۶۶ ہش (۱۳ مارچ ۱۹۸۷ء) بمقام بیت الفضل لندن

حضور نے فرمایا:-

دنیا میں رونما ہونے والے کیمیاوی ردِّ عمل

دنیا میں ہمیں جتنے کیمیاوی ردِّ عمل دکھائی دیتے ہیں ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو مستقل طور پر جاری و ساری ہیں ہم نہ ان کو روک سکتے ہیں نہ ان کو چلا سکتے ہیں۔ وہ قانونِ قدرت کی طرف سے ایک جاری نظام ہے۔ کچھ ایسے ہیں جو اپنے آغاز کے لئے کسی مدد اور سہارے کے محتاج ہوتے ہیں۔ جب تک انہیں چلنے کا حکم نہ دیا جائے اس وقت تک وہ ردِّ عمل جاری نہیں کرتے۔ اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے مددگار مقرر فرمائے ہوئے ہیں جو اس ردِّ عمل کو چلانے کے لئے ایک قسم کے TRIGGER یعنی لبلبی کا کام دیتے ہیں۔ وہ ٹرگر (لبلبی) چلے تو وہ چلیں گے ورنہ وہ خاموش پڑے رہیں گے۔ ٹرگر کی تشبیہ کے ساتھ ہی سب سے پہلی مثال جو سامنے آتی ہے وہ بارُود کی ہے۔ کتنے ہی کارتوس ہوتے ہیں یا بم ہوتے ہیں جن کے اندر بارُود پڑا ہوتا ہے لیکن وہ بالکل بے ضرر ہوتے ہیں کسی کو کچھ نہیں کہتے۔ لیکن ایک چھوٹا سا شعلہ جو ان کو چلنے کا حکم دیتا ہے یا ان کی چلنے میں مدد کرتا ہے جب وہ ان پر چلے یا جو دھماکے سے چلنے والے بارُود ہیں ان کے لئے ظاہر ہو تو اچانک ایک حیرت انگیز اور نہایت ہی برق رفتار سلسلہ کیمیائی اثرات کا شروع ہو جاتا ہے۔ اس سے انسان نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ انسان نے جتنی مشینیں ایجاد کی ہیں ان میں بہت حد تک خدا تعالیٰ کے اس جاری کردہ نظام سے استفادہ کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر موٹر ہے۔ اس میں پٹرول ہوتا ہے جو دراصل موٹر کی غذا ہے جو چلنے کے لئے موٹر کو طاقت دیتا ہے۔ لیکن اگر بجلی کا شعلہ نہ چلے جو سٹارٹر سے چلتا ہے (جس کے لئے الگ انتظام کیا جاتا ہے) تو کروڑوں ٹن پٹرول بھی کسی کے پاس پڑا ہو، کتنے ہی اس کو استعمال کرنے کے لئے جہاز یا موٹریں وغیرہ موجود ہوں اس کا کوئی بھی فائدہ نہیں۔ اسے چلانے کے لئے ایک مددگار، ایک معاون کی ضرورت ہے جو اسے بہر حال رہے گی۔ ان امور پر جب ہم غور کرتے ہیں تو انسانی زندگی میں بھی اس کی بکثرت مثالیں دکھائی دیتی ہیں۔ اگر قانونِ قدرت پر انسان غور کرے اور ان مثالوں کو انسانی زندگی کی مثالوں پر چسپاں کرے تو اس سے بہت سے سبق ملتے ہیں۔

نیک کاموں کی تحریک کے ردِّ عمل میں کمی کی وجہ

پچھلے کچھ عرصہ سے میں جماعت کو مختلف نیک کاموں کی تحریک کر رہا ہوں اور یہ بتا کر کر رہا ہوں کہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ ویسے تو ہر انسان کے لئے وقت تھوڑا ہی ہے لیکن ایک خاص سنگِ میل کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے جو سو سالہ جشن کا سنگِ میل ہے اجتماعی حیثیت سے جماعت کے پاس بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے اس لئے میں مختلف تحریکات کر رہا ہوں، اصلاح نفس کے لئے اصلاح معاشرہ کے لئے تعلق باللہ کو بڑھانے کے لئے (دعوتِ الی اللہ۔ ناقل) کے میدان میں مستعد ہونے کے لئے، جلد تر ساری دنیا میں (دینِ حق۔ ناقل) کا نور پھیلانے کے لئے جتنی بھی جدوجہد کی ضرورت ہے اور جس نوع کی جدوجہد کی ضرورت ہے میں جماعت کو اس کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ لیکن بعض دوستوں کے بڑے معذوری کے خط آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں تمنا تو بیدار ہو گئی ہے لیکن طاقت نہیں ہے اور بعض اپنے متعلق یہ لکھتے ہیں (اور جو اپنے متعلق لکھتے ہیں ان کے اندر ایک درد پایا جاتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے) کہ ہمیں سمجھ نہیں آتی جب ہم خطبہ سُنتے ہیں یا کوئی پیغام سُنتے ہیں تو دل میں ایک بڑا زبردست ولولہ پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے بعد پھر عمل کی قوت نہیں رہتی اس لئے ہم احساسِ محرومی کا شکار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ بعض لوگ ہیں جو اپنے متعلق نہیں لکھتے، دوسروں کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ تو وہاں خطبے دیتے ہیں اور یہاں سب کا وہی حال ہے، فلاں میں یہ بُرائی پائی جاتی ہے، فلاں میں یہ بُرائی پائی جاتی ہے۔ بعض عورتیں، ہیں ان کی شکایتوں میں درد بھی پایا جاتا ہے۔ کہتی ہیں ہم نے یہاں تک کیا کہ خاوندوں کو بٹھا کے آپ کے خطبے بھی سنائے تاکہ انہیں پتہ لگے کہ یہ ہوتا ہے حُسنِ سلوک، معاشرے میں عائلی زندگی یہ ہونی چاہیئے، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ آپ سے یہ تقاضا کرتے ہیں، لیکن انہیں کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ وہی زندگی وہی چال چلن وہی رہن سہن، وہی ناانصافی یا سختی اب بھی ان کا معمول ہے ان سب امور پر غور کرتے ہوئے مَیں نے اس کا یہی ایک جواب پایا کہ انسانی زندگی میں، جسے ہم پٹرول کہتے ہیں یعنی چلنے کی طاقت دینے والی چیز، وہ مفقود ہے۔ پہلے سے موجود قوت کو اگر حرکت دی جائے تو وہ بہت بڑے عظیم الشان کارنامے دکھاتی ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ انسان میں وہ قوت کیا ہے؟ اور تقریر اس قوت پہ کیا اثر کرتی ہے، تقریر اور نصیحت اور یاددہانیاں یہ سب چیزیں تو اس شعلے کی طرح ہیں جو بارود پر چلے تو اس میں ایک ردِ عمل جاری کر دیتا ہے یا پٹرول کو حکم دیتا ہے کہ تم چل پڑو تو وہ موٹر کو حرکت میں لے آتا ہے۔ انسان نے اس اصول سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی ایجاد کردہ مشینوں میں تعاون کا ایک نظام جاری کر دیا ہے۔ لیکن اگر پٹرول نہ ہو تو وہ شعلہ بیکار جائے گا۔ خالی سٹارٹر چلا کے آپ گھنٹوں بیٹھے رہیں (موٹر میں گھنٹوں تو سٹارٹر آپ کا ساتھ نہیں دے گا۔ چند منٹ کے اندر اندر وہ بھی جواب دے جائے گا) کسی قسم کی کوئی حرکت اس موٹر میں پیدا نہیں ہوگی۔

انسان کو عمل کے میدان میں متحرک کرنیوالی قوت

اس کا جواب کہ انسان میں وہ مخفی قوت کیا ہے مجھے قرآن کریم (البقرہ: ۱۹۸) میں یہ ملا .... قرآن کریم نے بھی انسانی نظام میں ایک پیٹرول کا یا ایک قوت کے ذخیرے کا ذکر فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ باوجود اس کے کہ آسمان سے نور نازل ہو چکا ہر قسم کی ہدایت مل گئی اور دلوں کو گرمانے والا ایسا وجود ظاہر ہو گیا کہ اُس جیسا وجود پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ اس سے کماحقہٗ مستفیض ہونے کے لئے ایک خاص روحانی غذا کی ضرورت ہے جب تک تمہارے اندر وہ غذا موجود نہیں ہوگی جس سے قوت پا کے تم آگے چلو گے اس وقت تک یہ ساری نصیحتیں اور ساری کاوشیں بے کار جائیں گی۔ فرمایا ...... سفر پر روانہ ہونا چاہتے ہو یعنی دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے، جی کرتا ہے کہ ہم بھی حرکت کریں اور ایک فعال وجود بن جائیں لیکن زادِ راہ کوئی نہیں۔ وہ زادِ راہ کیا ہے جس کی قوت سے روحانی سلسلے چلتے ہیں؟ وہ زادِ راہ تقویٰ ہے۔ اب اس جواب کی روشنی میں آپ ان حالات پر نظر ڈالیں جو جماعت پر گزر رہے ہیں۔ آپ کو ہر دفعہ یہی جواب ملے گا کہ وہ زادِ راہ تقویٰ ہے۔ جب متقی کے کان میں آواز پڑتی ہے تو اس کا وجود صرف مرتعش ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ متحرک ہو جاتا ہے، اس کے وجود پر صرف لرزہ ہی طاری نہیں ہوتا بلکہ مستقلاً وہ آگے بڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور جس نوع کا بھی آپ اس سے کام لینا چاہیں جس سمت میں بھی آپ اسے حرکت دینا چاہیں تو وہ اسی سمت میں حرکت کرنے لگتا ہے اور اس طرح وہ ایک نتیجہ خیز وجود بن جاتا ہے۔ جب تقویٰ کی کمی ہو تو ارتعاش تو پھر بھی آ جاتا ہے لیکن وہ عارضی نوعیت کا ارتعاش ہوتا ہے۔ بسا اوقات لاکھوں آدمی ایک جلسے میں کسی کا وعظ سُن رہے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ان کا وجود نصائح سے متاثر ہو کر کانپ اٹھتا ہے، واقعۃً بدن میں ارتعاش پیدا ہو کر ان پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے، آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان میں اکثر کی یہ کیفیت وقتی اور عارضی ہوتی ہے۔ گنتی کے چند لوگ ہوتے ہیں جن کے اندر وہ قوت کارفرما ہو جاتی ہے جو ان کے وجود کے اندر پہلے ہی موجود تھی لیکن مخفی تھی، خوابیدہ حالت میں تھی اسے پھر دوبارہ چنگاری کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ یہی وہ ارتعاش ہے جو ایک مستقل حرکت کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور اس کے زیرِ اثر وہ آگے بڑھنے لگتے ہیں۔

حصول تقویٰ کی پُرحکمت قرآنی دعا

اگر واقعتاً ان بیویوں کا بیان درست ہے جو اپنے خاوندوں کا ذکر کرتی ہیں اور اپنے دردناک حالات لکھتی ہیں اگر ان کے خاوندوں کے اندر تقویٰ نہیں ہے تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ ایسی صورت میں کوئی کسی کا کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کا ایک ہی علاج ہے کہ ان کے اندر تقویٰ پیدا ہونے کے لئے دعا مانگیں۔ اسی لئے قرآن کریم نے تقویٰ کے لئے ہمیں جو دعا سکھائی ہے اس میں عائلی زندگی کا خصوصیت سے ذکر فرمایا۔ چنانچہ فرمایا .... کہ اے خدا! ہمیں ہمارے جوڑوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا چین نصیب فرما (قرۃ العین سے مراد دونوں چیزیں ہیں آنکھ کی ٹھنڈک بھی نیز دل کا چین اور سکون بھی) اور ہمیں متقیوں کے لئے امام بنا۔ متقیوں کے لئے امام بنانے کی دعا اپنے اندر قوموں کے لئے بہت ہی حیرت انگیز سبق رکھتی ہے۔ اگرچہ اس نسبت سے یہاں اس کا پہلا اطلاق اولاد پر ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی جتنی قومیں ہیں آپ نظر دوڑا کے دیکھیں اگر ان کی لیڈر شپ متقیوں کی نہیں ہے تو اس لیڈر شپ کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ لیڈر شپ میں تقویٰ سے قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور ہر تقویٰ کا اپنا الگ الگ میدان ہے۔ انسانی زندگی میں مذہب کے علاوہ جو شعبے ہیں ان کے اندر بھی تقویٰ کا مضمون چلتا ہے۔ مثلاً سیاست کا شعبہ ہے، اگر قوم اپنے مقصد میں مخلص نہ ہو اپنے وطن کی محبت میں مخلص نہ ہو تو وہ غیر متقی قوم ہے۔ لیڈر ہزار کوشش کریں ان کے اندر مستقل نوعیت کی کوئی پاک تبدیلی پیدا نہیں کر سکتے۔ وہ شور ڈالتے رہیں گے اور منہ سے جھاگ بھی نکالتے رہیں گے لیکن قوم جیسی بے عمل ہے ویسی ہی بے عمل رہے گی کیونکہ ان کے پاس خالی سٹارٹر ہے، وہ زادِ راہ نہیں جس کا قرآن کریم نے ذکر فرمایا کہ .... اسی طرح مذہب کی دنیا میں بھی یہی حال ہے اور تقویٰ کے نتیجہ میں ہی قومیں آگے بڑھا کرتی ہیں۔

دو قسم کے لوگ اور ان کی طرف سے متضاد ردِّ عمل

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے جماعت میں دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ ہیں جنہیں اپنے تقویٰ کی فکر رہتی ہے وہی ہیں جو حقیقت میں ہدایت پانے کے اہل ہیں۔ اور ایک وہ ہیں جو دوسرے کے تقویٰ کی فکر نہیں کرتے بلکہ دوسرے کی برائیوں کا کھوج نکالنے میں لگے رہتے ہیں اور اس کا نام انہوں نے اپنا تقویٰ رکھ لیا ہے۔ وہ غیروں میں تقویٰ کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔ حالانکہ تقویٰ کی تلاش سے نہ ان کا تعلق ہوتا ہے اور نہ ان کو اپنے تقویٰ کی کوئی فکر ہوتی ہے، ان کو ہر طرف برائی ہی برائی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن اس قسم کے لوگوں میں آگے پھر دو گروہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت میں ایسے لوگوں کی تعداد جو محض تخریب کی نیت سے تنقید کرتے ہیں بہت ہی کم ہے اور دن بدن کم ہوتی چلی جا رہی ہے یہ اللہ کا فضل ہے جو مَیں نے پچھلے چند سالوں میں محسوس کیا کہ غیر معمولی طور پر جماعت میں اس بات کی طرف دھیان منتقل ہو رہا ہے کہ ہم دوسروں میں عیب تلاش کرنے کی بجائے اپنی فکر کریں۔ اور وہ زبانیں جو پہلے تنقید کے لئے بے دھڑک ہو کر چلا کرتی تھیں یا وہ قلم جو تنقید کے لئے بے ساختہ بے لگام ہو جایا کرتے تھے۔ ان میں بڑا فرق پڑتا چلا جا رہا ہے۔ ایسی زبانوں میں اور ایسی قلموں کی تحریروں میں ادب آنا شروع ہو گیا ہے، اپنی ذات کی فکر پیدا ہونی شروع ہو گئی ہے۔ لیکن ایک ایسا طبقہ ہے جس کے اندر مخفی نقص ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا تقویٰ گہرا نہیں ہے بلکہ کھوکھلا ہے ان کے وہ مخفی نقص اس طرح ظاہر ہوتے ہیں کہ ایک معاشرے میں وہ رہتے چلے آ رہے ہیں اور فی الحقیقت انہیں اس معاشرہ میں کبھی کوئی برائی نظر نہیں آئی لیکن جب کوئی شخص ان کے روپے کھا جائے یا کوئی ان کے ساتھ بدسلوکی کرے تو اچانک سارا معاشرہ ان کو گندا دکھائی دینے لگ جاتا ہے۔ ان کی عجیب حالت ہے۔ جہاں رہے جن کی تعریفیں کیں جس جماعت کے گُن گائے اُسی کے خلاف بولنے لگ جاتے ہیں۔ ایک شخص نے ان سے بدسلوکی کر دی تو وہ یہ کہنے لگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتے ہیں کہ جماعت کھوکھلی ہے، اس کے اندر کچھ بھی نہیں ہے، غیر متقیوں کا ایک ٹولہ ہے، ہم نے تو آزما کے دیکھا ہے، فلاں شخص نے ہمارے پیسے کھا لئے۔ حالانکہ یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ اس شخص نے واقعۃً ان کے پیسے کھائے بھی ہوں۔ جب تحقیق کی جاتی ہے تو بعض دفعہ بالکل برعکس شکل نظر آتی ہے مجھے ایک شخص کے خط آنے شروع ہوئے کہ جماعت کا کیا حال ہے؟ آپ کہتے ہیں جماعت متقی ہے، غیروں سے افضل ہے، غیروں سے آگے بڑھ گئی ہے۔ حالانکہ فلاں شخص سے میرا معاہدہ ہوا اس نے میرے روپے دبا لئے ہیں اس کے باوجود اب بھی جماعت میں اس کی عزت ہے، چوہدری بنا پھرتا ہے۔ کوئی نظام نہیں ہے، کوئی پکڑ نہیں ہے، غریبوں کے لئے پکڑ رہ گئی ہے امیروں کے لئے کوئی پکڑ نہیں۔ اس مضمون کے خط اس شخص نے لکھنے شروع کئے۔ میں نے ایک کمشن مقرر کیا جو بالکل غیر جانبدار کمشن تھا۔ اس کو سختی سے تاکید کی کہ تم نے قطعاً کوئی پرواہ نہیں کرنی کہ وہ کس مقام کا آدمی ہے، لازماً صحیح رنگ میں پوری تحقیق کر کے مجھے اصل بات بتانی ہے، میں دیکھوں گا کہ وہ کس طرح بظاہر بڑا ہو کر غریب پر ظلم کرتا ہے۔ ان کی تحقیق نے ثابت کیا (جس کے ساتھ قطعی ثبوت تھے) کہ وہ شخص جو شکایت کنندہ ہے اس نے اتنی رقم اس کی دینی ہے۔ اور جب اس پر ایکشن لیا گیا تو اب اس کا رنگ بدلا ہوا ہے اب کہتا ہے کہ رحم بھی تو دنیا میں ہوتا ہے، کسی غریب پہ ہمدردی کرنی چاہیئے۔ جب اپنی ذات کا معاملہ ہو تو رنگ ہی بدل جاتے ہیں، تقویٰ کی تعریفیں بدلتی چلی جاتی ہیں۔ ایسے شخص وہ ہیں جن کا عام حالات میں پتہ نہیں چلتا، عام حالات میں ٹھیک رہتے ہیں۔ اسی طرح ربوہ کے متعلق بعض خط جماعت کی بے انتہا تعریف کے آیا کرتے تھے۔ لکھا ہوتا کہ ...... بہت اچھی جماعت ہے، پردے کی پابندی میں یہ کمال کر دیا اور فلاں بات میں یہ اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ لیکن جب کسی معاملہ میں نظام جماعت نے پکڑ کی تو ایسے خط آنے لگے کہ جماعت میں تقویٰ کا نشان تک نہیں ملتا اس شہر میں تو ہر شخص بددیانت اور دھوکے باز ہے جتنا بڑا آدمی ہے اتنا بڑا منافق ہے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایک رات میں اچانک یہ انقلاب کیسے برپا ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تقویٰ کا مضمون بہت ہی باریک نگاہ سے دیکھنے کا تقاضا کرتا ہے۔ بعضوں کے تقویٰ پر خدا تعالیٰ کی ستاری کے پردے پڑے ہوئے ہیں، اللہ ان پردوں کو سلامت رکھے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ پردے پھٹیں تو کچھ اور ہی رنگ اندر سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے برعکس خدا کے فضل سے جماعت کی ایک بڑی بھاری تعداد ہے جو آزمائشوں میں پڑ کر بھی تقویٰ میں آگے بڑھتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ جماعت بالعموم خدا تعالیٰ کی نظر میں ایک متقی جماعت ہے۔ مجھے اس جماعت سے جتنا ربط پڑا ہے اس کی بناء پر میں خدا کی قسم کھا کے گواہی دیتا ہوں کہ اگر یہ جماعت متقی نہیں ہے تو پھر دنیا میں آج کوئی متقی نہیں۔ (ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ کے ارشاد۔ ناقل) نے ہمیں تقویٰ کی پہچان سکھا دی۔ فرمایا تمہاری امامت کی طاقت تمہاری جماعت میں ہے اگر جماعت میں تقویٰ ہے تو تم طاقتور امام ہو، اگر جماعت میں تقویٰ نہیں ہے تو تم کمزور اور بیکار امام ہو، تمہاری کسی بات کا کسی سکیم کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوگا۔

جماعت احمدیہ کا بلند معیار تقویٰ

پس جماعت ہر نیکی کی طرف بلانے پر والہانہ عاشقانہ آگے بڑھتی ہے، حیرت انگیز قربانی کے مظاہرے کرتی ہے کلمہ کے تقدس کی تحریک ہو یا کوئی اور تحریک ہو یا مالی قربانی ہو، کون سی ایسی تحریک ہے جس کی آواز پر جماعت نے سو فیصد لبیک نہ کہا ہو یہ ایسی حیرت انگیز جماعت ہے کہ اس کی کوئی نظیر دنیا میں نہیں ہے اس لئے کہ یہ جماعت حضرت (بانیٔ سلسلہ۔ ناقل) کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ اس کے متعلق جب جماعت میں سے ہی بعض لوگ ظالمانہ اعتراض کرتے ہیں تو میرا دل غم سے پھٹنے لگتا ہے۔ ان کو اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ کسی کی برائی دور کرنے کے لئے دردمند ہونا بالکل اور بات ہے لیکن جب اپنے اوپر معمولی سی چوٹ پڑے تو انسان یہ بات بالکل بھلا دے کہ کس پر زبان دراز کر رہا ہے، کن لوگوں کے متعلق باتیں کر رہا ہے۔ ایسے لوگ اولین میں بھی تھے اور آخرین میں بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں بھی ایسے لوگ تھے جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی زبانِ طعن دراز کرنے سے باز نہیں آئے اگر جماعت میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو معمولی معمولی باتوں کو بہانہ بنا کر جماعت پہ اعتراض کرتے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ میں جانتا ہوں کہ بالعموم خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف جماعت تقویٰ کے معیار میں بلند ہے بلکہ بلند تر ہونے کی تمنا رکھتی ہے آگے بڑھنے کے لئے بے قرار ہے۔ ہر انسان میں کمزوریاں ہوتی ہیں، کوئی انسان ایسا نہیں جس میں کمزوریاں نہ ہوں۔ دیکھنا یہ چاہیئے کہ اس شخص کی توجہ کس طرف ہے کمزوریاں بڑھنے پر وہ خوش ہے یا کمزوریاں کم کرنے کی طرف متوجہ ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں جن کو کمزوریوں کے باوجود ہر وقت فکر لگا رہتا ہے کہ میری فلاں فلاں کمزوری ابھی تک دور نہیں ہوئی، میرا کیا بنے گا۔ برخلاف اس کے بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو برائی کی تمنا رکھتے ہیں ان کو حسرت ہی رہتی ہے کہ ہماری تمنا پوری نہیں ہو سکی جیسا کہ غالب نے کہا ہے

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یا رب! اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

پھر کہتا ہے ؎

میرا ہر دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا

یعنی میری زندگی کا دور ختم ہو گیا اور گناہوں میں میرا ہر دامن بھی ابھی تر نہیں ہوا تھا یہ بھی ایک صاف گوئی ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا دو قسم کے انسانوں پر مشتمل ہے۔ بعض بدیوں کی تمنا رکھتے ہیں اور ان کی طرف آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے ان کی بداعمالیوں کے رستہ میں جو روک ہے وہ ان کی بے چارگی ہوتی ہے۔ بس چلے تو ایسے ایسے لوگ ہیں جو دنیا کے ہر انسان کا سارا مال کھا جائیں، ایسے ایسے لوگ ہیں جو دوسروں کے سب حقوق غصب کر ڈالیں۔ اپنی ترقی کی خاطر کسی کو تنزل کے گڑھے میں دھکیلنا پڑے تو اس میں کوئی عار نہ سمجھیں۔ لیکن بے اختیاری کی وجہ سے انسان کی ہر بدتمنا پوری ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر ایسے لوگوں کی برائی کے ارتکاب کی ہر تمنا اس طرح پوری ہونے لگے تو دنیا تو آناً فاناً ختم ہو جائے۔ ان کے اندر بھی مخفی بدی ہوتی ہے اور ظاہر میں بھی وہ بد ہوتے ہیں۔ غیر متقیوں میں بھی بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جن کی بدی اندر چھپی ہوتی ہے وہ وقت آنے پر ایک دم ظاہر ہو جاتی ہے اور جب وقت ملتا ہے اسی وقت سر اٹھاتی ہے۔ جس حد تک اس کو بدی کی توفیق ملتی ہے وہ بدی ضرور اپنا اثر ظاہر کر کے رہتی ہے۔ اس کے مقابل پر کچھ متقی ہیں جن کی تمنائیں نیکی کے لئے ہیں ان میں بھی کمزوریاں ہیں لیکن وہ کمزوریوں کی وجہ سے ہمیشہ ایک دکھ میں مبتلا رہتے ہیں بلکہ ایک قسم کے عذاب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور کوئی بعید نہیں کہ ان کے لئے اس دنیا میں جو ایک قسم کا عذاب ہے وہی ان کے لئے بخشش کا موجب بن جائے۔ جب میں کہتا ہوں کوئی بعید نہیں تو اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہہ رہا ہوں۔ آپؐ نے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ وہ بے انتہا گناہ گار تھا، اتنا گناہ گار کہ اس سے زیادہ گناہ کا گویا تصور نہیں ہو سکتا۔ مرتے وقت اس نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کی کہ تم میری لاش کو جلانا اور ایسا جلانا کہ جلا کر راکھ بنا دینا اور پھر اس راکھ کو چاروں طرف ہوا میں اڑا دینا کچھ پانی میں کچھ ہواؤں میں تاکہ ہر طرف یہ بکھر جائے اور اس کا کوئی نشان باقی نہ رہے۔ یہ نصیحت کر کے کچھ عرصہ کے بعد وہ مر گیا، اس کی اولاد نے اس کے مرنے کے بعد اس کی نصیحت پر عمل کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے ہواؤں اور پانی وغیرہ سے اس کے ذرات کو جمع کیا اور سارا واقعہ بیان کر کے اس شخص سے پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا کہ اے خدا! میں تیری پکڑ اور تیرے عذاب سے سخت ڈرتا تھا میں نے یہ ترکیب کی کہ تجھ سے بچنے کا سوائے اس کے کوئی ذریعہ نہیں کہ میرا ذرہ ذرہ سب جگہ پھیل جائے ساری خاک میں بکھر جائے یا پانی میں غرق ہو جائے اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تو مجھ سے اتنا ڈرتا تھا تو میں تجھے بخشتا ہوں۔

اب یہ ایسی مثالیں ہیں جو خاص خدا کی رحمت کے بعض جلوؤں کو ظاہر کرنے کے لئے بتائی جاتی ہیں۔ عمومی قانون کے طور پہ ایسا نہیں کہ ہر شخص کہے کہ چونکہ میں خدا سے کچھ ڈرتا ہوں اس لئے میں معاف کر دیا جاؤں گا۔ دلوں پر خدا کی نظر ہے اس لئے بظاہر کچھ ایسے متقی بھی ہوں گے جن کے اندر کمزوریاں ہیں لیکن ان کے دلوں میں اپنے اعمال کے نتیجہ میں خود ایک جہنم پیدا ہو چکی ہے۔ کچھ ایسے ہیں جن کو بدیاں کرتے کرتے چین نہیں ملتا ان کے اندر بھی ایک جہنم ہے مگر وہ (کیا کچھ اور بھی ہیں) کی جہنم سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی ان کے اندر سے یہ آواز بلند ہوتی رہتی ہے کہ کچھ اور بھی چاہیئے اور کچھ اور بھی چاہیئے۔ یہ حسرتوں کی جہنم ہے اور وہاں اپنے کئے ہوئے پر ندامت کی جہنم۔ دونوں قسم کی جہنمیں ہوا کرتی ہیں۔ باہر کی آنکھ کو کیا پتہ کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔

لیکن جب عمومی طور پر نیک کاموں کی طرف بلانے والا بلاتا ہے تو اس وقت اجتماعی ردّعمل سے پتہ چلتا ہے کہ اس جماعت میں تقویٰ کا ایک بڑا عظیم الشان ذخیرہ تھا۔ جس کے نتیجہ میں اس نے حیرت انگیز طور پر نیکی کے کاموں میں لبیک کہا۔

دوسروں کی بجائے خود اپنے نفس پر تنقید کرنے کی اہمیت

اب یہ مخالف علماء ہیں آپ ان کو دیکھ لیں ساری دنیا میں گھومتے پھرتے ہیں۔ قوم کی منتیں کرتے ہیں۔ ہماری مثال دے کر قوم کو غیرت دلاتے ہیں اور کہتے ہیں دیکھو مرتد ہونے کے باوجود ان کا لیڈر ایک مانگتا ہے تو اس کی جماعت دس دیتی ہے، ہم لاکھ مانگتے ہیں تو تم دس بھی نہیں دیتے۔ حالانکہ تم اتنے زیادہ ہو تمہیں کوئی غیرت نہیں آتی۔ لیکن ان کے دل پھر بھی نہیں کھلتے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہمارے امام بھی غیر متقی ہیں اور امام جانتے ہیں کہ ہمارے پیروکار بھی غیر متقی ہیں۔ پس رہمیں متقیوں کا امام بنا۔ ناقل) میں خدا نے ہمیں یہ عظیم الشان راز سکھایا کہ محض امامت کی تمنا نہ کرو بلکہ متقیوں کی امامت کی تمنا کرو۔ اگر تمہارے پیروکار متقی ہوں گے تو تمہارے اندر ایک عظمت پیدا ہوگی، تمہارے اندر ایک رعب پیدا ہوگا، تمہارے اندر ایک بندگی پیدا ہوگی، تم جرأت کے ساتھ سب دنیا کو چیلنج کر سکو گے کہ آؤ ہمارا مقابلہ کر کے دیکھو تم یقیناً شکست کھا جاؤ گے۔ پس میں جب جرأت کے ساتھ اور بڑے حوصلے کے ساتھ ایسی باتیں کہتا ہوں تو اللہ پر توکل کرتے ہوئے آپ کے تقویٰ پر نظر رکھتے ہوئے کرتا ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ اس معاملہ میں خدا مجھے کبھی شرمندہ نہیں کرے گا۔ اس لئے وہ لوگ جو ہمیشہ کاٹنے والی زبان استعمال کرتے ہیں یا نقص تلاش کرنے والی نظر استعمال کرتے ہیں اگر وہ تنقید کا یہ کام خود اپنے اوپر کرنا شروع کر دیں تو یہ تقویٰ کی جنگ کا بڑا حصہ ہمارے لئے جیتا جائے گا۔ یہ بات بری نہیں آپ بے شک ظلم کریں لیکن غیر پر نہ کریں خود اپنی جان پر ظلم کریں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیع الشان اسوہ حسنہ

قرآن کریم نے اس مضمون کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ظلوماً جہولاً کا لفظ استعمال فرما کر کھولا ہے اور بتایا ہے کہ قرآن کی امانت کے لئے ایک ہی انسان کامل تھا جس کو خدا تعالیٰ نے اس بات کا حقدار سمجھا کہ اس پر قرآن نازل فرمایا جائے اس لئے کہ وہ ظلوماً جہولاً تھا۔ بعض تفسیر کرنے والے یہ سوچ کر لرزے میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ مضمون قرآن کریم کی عظیم امانت کا چل رہا ہے اور آگے ظلوماً جہولاً بیان ہو گیا۔ حضرت اقدس (بانی سلسلہ۔ ناقل) نے فرمایا کہ یہاں ظلوماً سے مراد غیروں پر ظلم کرنے والا نہیں بلکہ نیکی اور بھلائی کی خاطر اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے، اور جہولاً سے مراد یہ نہیں ہے کہ اسے کوئی پرواہ نہیں کہ دنیا تباہی میں مبتلا ہوتی ہے یا اس پہ کیا گذرتی ہے بلکہ نیکی کی خاطر اپنے نفس کو ہلاک کرنے کے معاملہ میں بالکل مستغنی ہو چکا ہے اسے کوئی پرواہ نہیں کہ اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کی گواہی خدا تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں دی فرمایا (الشعراء ۴) کہ تو اپنے آپ کو اس لئے ہلاک کرے گا کہ دنیا حق کو قبول نہیں کر رہی۔ پس ظلم اچھی چیز ہے اگر اپنی برائیوں پر ظلم کیا جائے اپنی کوتاہیوں پر ظلم کیا جائے اور اپنے نفس پر ان معنوں میں ظلم کیا جائے کہ اس کی کوئی لغزش نہ بخشی جائے۔ نفس اگر لغزش کرتا ہے تو اس کے اوپر ہر وقت تنقید کریں۔ اسے کہیں کہ اے نفس! تو نے ظلم کیا ہے اور اپنے لئے ایک بے چینی پیدا کریں۔ یہ ظلم بہت ہی قیمتی اور پیارا ظلم ہے جس کی تعلیم ہمیں قرآن کریم نے دی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس پاک ظلم کا نمونہ بنا کر ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ پس تنقید کا جذبہ تو اچھا ہے لیکن رخ بدلنے کی ضرورت ہے۔ غیروں پر رحم کی نظر ڈالیں پیار اور محبت سے ان کو نصیحت کریں، ان کی مدد کریں، ان کے اندر اگر تقوے کے ذخیرے ہیں تو انہیں انگیخت کرنے کے لئے وہ چنگاری بن جائیں جو ان کے تقویٰ کے ذخیروں میں قوت کے دھماکے پیدا کر دے۔ ایسی بات نہ کریں کہ ان ذخیروں پر اور پانی پڑے اور وہ اور بھی زیادہ بڑھنے اور نشوونما پانے کے نااہل ہوتے چلے جائیں۔

تقویٰ کے معیار کو بلند کرنے کی اہمیت

حقیقت یہ ہے کہ ہم تقویٰ کے معیار بلند کئے بغیر دنیا میں کوئی بھی عظیم الشان کارنامہ سرانجام نہیں دے سکتے۔ باوجود اس کے کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے تقویٰ کے نہایت ہی بلند معیار پر ہیں پھر بھی مزید تقویٰ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے بار بار یاد دہانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ تقویٰ کا کوئی آخری مقام نہیں ہے سوائے اس کے کہ انسانی تاریخ میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور آپؐ کی ذات میں تقویٰ کا آخری مقام ظاہر ہوا جس سے اوپر تقویٰ کا کوئی مقام انسان کے علم میں نہیں آسکتا۔ اس کے بعد اس مقام کی طرف حرکت کے مظاہر تو آپ کو نظر آئیں گے لیکن اس مقام تک پہنچنے کا ایک بھی موقعہ آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گا۔

البتہ جو اس مقام میں گم ہو کر اپنے وجود کو پوری طرح کھو دے وہ اس کے قریب تر دکھائی دے گا مگر پھر بھی اس جیسا نہیں ہو سکتا، اس میں کھویا بھی جائے تب بھی ہم مرتبہ نہیں ہو سکتا، آقا آقا رہتا ہے اور شاگرد شاگرد رہتا ہے۔ اس مضمون کی حقیقت کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں بعض ظالموں نے حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) کے کلام کو نہیں سمجھا اور اس پر بھی اعتراض کئے۔ تقویٰ کا مضمون ایسا وسیع ہے اور اتنا بلند اور اتنا باریک ہے کہ اس کے لئے ہمہ جہت نگرانی کی ضرورت ہے اور ہر طرف کوشش کی ضرورت ہے اس لئے آپ جس مقام پہ بھی کھڑے ہوں اس سے آگے اور مقامات ہیں۔ اگر واقعی تقویٰ سچا ہے تو پھر آپ کسی مقام پر بھی کھڑے ہوں آپ اس سے مطمئن نہیں ہوں گے یہی سمجھتے رہیں گے کہ نہیں کچھ کمی رہ گئی، ابھی میں کچھ بھی حاصل نہیں کر سکا۔

حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) اللہ سے پیار کرنے والے حقیقی متقیوں کا نقشہ کھینچتے ہوئے اس مضمون کو بیان فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پہ نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار

ایک دفعہ نہیں بار بار سب کچھ فدا کرنے کا موقعہ ملتا چلا جاتا ہے اور غم اور فکر یہ لگا ہوا ہے کہ ہم تو نابکار ہی رہے، ہم خدا کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکے۔ یہ تقویٰ کی وہ تعریف ہے جس پہ اگر آپ عمل شروع کر دیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو کوئی خطرہ نہیں۔ سب کچھ دے چکنے کے بعد احساس عجز دل میں پیدا ہو اور نیکی کے متعلق غرور اور تکبر پیدا نہ ہو بلکہ خیال یہ ہو کہ ہم بہت کچھ کر سکتے تھے لیکن نہیں کر سکے۔ جس رنگ میں کر سکتے تھے اس رنگ میں پورا نہیں کر سکے، اس قربانی کے اعلیٰ تقاضوں پر پورا نہیں اتر سکے۔ ایسی صورت میں بہت سے مضمون ہیں جو فرضی نہیں رہتے بلکہ حقیقی بن جاتے ہیں۔

ایک عاجز انسان جانتا ہے کہ میں نہیں کر سکا، یہ نہیں کہ وہ مبالغہ کے ساتھ یا منافقت کے ساتھ ایسی باتیں کرتا ہے۔ جو مبالغہ کے ساتھ یا منافقت کے ساتھ ایسی باتیں کرتے ہیں وہی لوگ جو بظاہر نیکی کی باتیں کرتے ہیں لیکن صاف پتہ چلتا ہے کہ لفاظی سے کام لے رہے ہیں۔ اس میں بھی وہ اپنی نیکی کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں یا اپنی بڑائی کا ہی اظہار کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم تو کچھ بھی نہیں اور جانتے ہیں کہ لوگ کہیں گے کہ ہاں سب کچھ ہے پھر بھی کہہ رہا ہے کہ کچھ بھی نہیں۔ لیکن جن لوگوں کا حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) ذکر فرما رہے ہیں یہ اور لوگ ہیں۔ واقعۃً جب یہ اپنے اوپر ظلم کی گہری نظر ڈالتے ہیں تو ان کو دکھائی دینے لگتا ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں۔ اس کے نتیجہ میں پھر دل میں ایک بے چینی پیدا ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے لئے مزید تقویٰ کے انعام کا موجب بنتی ہے اور اللہ تعالیٰ پھر انہیں لامتناہی ترقیات کی طرف آگے بڑھاتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

کیسا پیارا کلام ہے (حضرت بانی سلسلہ۔ ناقل) اور جماعت پر ظلم کرنیوالے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو دنیا میں دراز کرتے ہیں وہ اس ایک سادہ سے شعر کو دیکھ لیں۔ اگر ان کے دل میں ذرا سا بھی تقویٰ ہو تو یقین کریں گے کہ جو صرف متقی ہی نہیں بلکہ اعلیٰ درجے کا عارف باللہ نہ ہو وہ ایسے شعر نہیں کہہ سکتا۔

لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

خاک میں خاکساری کا مضمون آ گیا جب تک وہ یہاں رہتے ہیں وہ خاک ہی بنے رہتے ہیں۔ اور خدا سے دل لگاتے رہتے ہیں۔ اس خاک سے پھر وہ پاک ہو کر اپنے رب کے حضور اوپر جاتے ہیں۔

تقویٰ کے معیار کو ابھی بہت بڑھانے کی ضرورت ہے

پس تقویٰ کے معیار کو ابھی بہت بڑھانے کی ضرورت ہے جتنا وقت تھوڑا ہوتا چلا جا رہا ہے میری یہ فکر بڑھتی چلی جا رہی ہے اپنے متعلق بھی اور آپ کے متعلق بھی کہ ابھی ہم ان تقاضوں کو پورا نہیں کر سکے۔ اگر کر دیتے تو بہت ہی عظیم الشان نتائج جو اس وقت میرے ذہن میں ہیں اس سے بھی عظیم الشان نتائج ظاہر ہونا شروع ہو جاتے (حضرت بانی سلسلہ۔ ناقل) نے اس مضمون پر نظم میں بھی اور نثر میں بھی اتنی روشنی ڈالی ہے کہ میں نے موازنہ تو نہیں کیا لیکن میرا اندازہ ہے کہ اگر احمدی محققین موازنہ کر کے دیکھیں تو گزشتہ صدیوں کے جتنے مجددین اور بڑے چوٹی کے علماء و اکابر ہیں ان کے کلام میں آپ کو اجتماعی طور پر بھی اتنا زور تقویٰ پر نظر نہیں آئے گا۔ جس قدر حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) کی عبادتیں، آپ کا منظوم کلام آپ کی نثر اور آپ کے ملفوظات تقویٰ سے بھرے پڑے ہیں۔ اس میں صرف تقویٰ پر زور ہی نہیں ہے بلکہ اس میں تجربہ کر کے باریک سے باریک خطرات سے بھی آگاہ فرمایا گیا ہے، اس کے نفیس تر پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور عارف باللہ کے سوا کوئی اس مضمون کو اس طرح کھول نہیں سکتا جس طرح حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) نے کھولا ہے۔ فرماتے ہیں

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
یہی اک فخر شان اولیاء ہے
بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے

اولیاء کی شان بھی سمجھا دی خواہ مخواہ لوگ مرعوب ہو رہے ہوتے ہیں کہ پتہ نہیں کیا خاص بات ہے۔ کیسا عمدہ تجزیہ ہے فرمایا ع بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے یہ تقویٰ ہی ہے جو ان کی فضیلت کا موجب ہے ورنہ اگر کوئی کہے کہ ان میں عجیب و غریب کرشمے دکھلانے والی طاقتیں موجود ہیں یا وہ مردوں کو زندہ کرنے والے ہیں یا دنیا کو حیرت انگیز نشان دکھانے والے ہیں تو یہ ساری باتیں ہیچ ہیں۔ ان باتوں میں کوئی حقیقت نہیں۔ "بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے" فرمایا اگر ان میں کچھ برتری ہے تو تقویٰ کی بناء پر ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (اللہ کے نزدیک وہی معزز ہے جو متقی ہے۔ ناقل) کا مضمون آپ نے بیان فرمایا ہے۔ نیز فرماتے ہیں:۔

ع ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے
اگر سوچو یہی دار الجزاء ہے

تقویٰ کا جو فقدان ہے اس کے نتیجہ میں اگر آپ غور کرنے والے ہوں تو آپ کو اس دنیا میں ساتھ ساتھ اس کی جزاء یعنی سزا کی شکل میں اس کی جزاء ملنی شروع ہو جاتی ہے اسی لئے اسکو دار الجزاء کہتے ہیں

مجھے تقویٰ سے اُس نے یہ جزاء دی

یعنی مجھے جس مقام پر کھڑا کیا ہے یہ تقویٰ کے نتیجہ میں کھڑا کیا ہے۔

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو! ہے حاصل ... تقویٰ
خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ
...... بناؤ تمام تقویٰ
کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ
یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی
....

عمل کا وہ پیمانہ جو حضرت بانی سلسلہ نے ہمارے سامنے رکھا

پھر فرماتے ہیں

"زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو" (روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵ کشتی نوح صفحہ ۱۱)

یہ ہے وہ پیمانہ جو حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) نے ہمارے سامنے رکھا۔ کیا اب پاکستان کی جماعت اس پیمانے پر پوری نہیں اتر رہی؟ کتنی گالیاں ہیں جو دن رات ان کو دی جاتی ہیں، کتنے دکھ ہیں جو ان کو پہنچائے جا رہے ہیں، کتنی کڑی تکلیفوں، کی آزمائشیں ہیں جن میں وہ مبتلا کئے جا رہے ہیں اور خدا گواہ ہے کہ اس کے باوجود بھی انہوں نے پیوند نہیں توڑا اور اپنے پیوند میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ایسی پیاری جماعت کے متعلق اپنے ذاتی اور چھوٹے سے مشاہدے کے نتیجہ میں کوئی کہے کہ وہ غیر متقی اور خدا سے دور ظالم، سفاک اور منافق ہیں تو یہ بات غلط ہے کیونکہ اگر ایسا ہو پھر تو دنیا میں کہیں بھی حق کا کوئی نشان تک دکھائی نہیں دے گا۔

حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) فرماتے ہیں:۔

"تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ نیک عمل دکھاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا" (روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵ کشتی نوح)

جب خدا نے یہ ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے تو پھر بے وجہ اتنی زیادہ باتیں اپنے ہاتھ میں لینے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ داری لی ہے کہ وہ گندوں کو آہستہ آہستہ نکال کر باہر پھینکتا چلا جائے گا۔ اور یہ نمونہ ہم روز دیکھ رہے ہیں ایسے جاری نمونہ ہے۔ بہت سے ایسے ہیں جو نیک انجام کی طرف بڑھ رہے تھے لیکن دل میں گندگی تھی اللہ تعالیٰ نے آخری وقت میں ان کو نیک انجام سے محروم کر دیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے وہ اُس کے پاس آ جاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵)

اپنے اور اپنی اولاد کے تقویٰ کی فکر کریں

پس اللہ تعالیٰ سے اپنے تقویٰ کا تعلق مضبوط تر کرتے چلے جائیں اور اپنے تقویٰ کی فکر کریں اور اپنی اولاد کے تقویٰ کی فکر کریں وہ بھی آپ کی اپنی ذات میں داخل ہے قرآن کریم کی جو آیت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی اس میں یہ لطیف مضمون بھی بیان فرما دیا گیا ہے۔ اگر تمہیں حقیقتاً سوسائٹی کی اصلاح کی فکر ہے تو اپنی اولاد پر پہلے کام کرو، اس کے لئے دعائیں کرو، اس کے لئے اصلاح کی کوشش کرو، اگر تم ایسا کرتے ہو تو کم سے کم تمہارے دل کی سچائی ثابت ہو جائے گی۔ تم اس بات کے اہل ہو گے کہ غیروں کو بھی نصیحت کرو۔ اگر ان کے اندر بھی کمزوریاں ہیں تو انہیں دور کرنے کی کوشش کرو اور یہ مضمون کھول دیا کہ تم اولاد سے جب یہ معاملہ کرتے ہو تو تمہیں پتہ ہے کہ کیسا معاملہ کرتے ہو اس میں کہاں تک سنجیدگی پائی جاتی ہے۔ اور پھر سنجیدگی کے نتیجہ میں پھر اللہ تعالیٰ اس اولاد میں تبدیلیاں بھی پیدا کر دیتا ہے۔

اگر تم اولاد کی تربیت کے بارہ میں غیر سنجیدہ ہو اور جو کچھ کرتے ہو وہ محض دکھاوا ہے تو بچے پر اس کا کوئی بھی اثر نہیں پڑتا۔ اگر تمہارا رخ کسی اور طرف ہے اور تمہاری اولاد کا کسی اور طرف ہے تو اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔

اگر تم اولاد کی حقیقی پرواہ نہیں کرتے لیکن غیروں پر ظلم کرنے پر آمادہ رہتے ہو تو پھر بھی تمہارا قدم تقویٰ پر نہیں ہے۔ اس لئے اپنی اولاد کی تربیت کے پہلو کو کبھی نہ بھولیں۔ سب سے پہلے اپنی اولاد کی طرف خصوصیت سے توجہ کریں۔ اگر آپ اپنی اولاد کی طرف متوجہ ہو جائیں گے تو سوسائٹی میں ہر جگہ تقویٰ کی یاددہانی کرانے والے ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جن کی نصیحت پر بدظنی نہیں کی جا سکتی نصیحت میں ضرورت سے زیادہ تلخی پیدا نہیں ہونی چاہیئے جیسا کہ بعض دفعہ ماں باپ ضرورت سے زیادہ تلخ ہو جاتے ہیں وہ خود اپنی اولاد پر ایسی سختی کرتے ہیں جس کا انکو حق نہیں ہوتا، دشنام طرازی کرتے ہیں۔ گھر میں ایک فساد برپا کیا ہوتا ہے اپنی بیوی بچوں کا چین اڑا دیتے ہیں اور پھر اپنے ہاتھ سے اپنی اولاد کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

بعض ایسے لوگ بھی ہیں جن کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا .... کہ اپنی اولاد کو خود اپنے ہاتھوں سے قتل نہ کیا کرو۔ مگر یہ عمومی قانون نہیں ہے۔ بھاری اکثریت انسانوں کی ایسی ہے جو اولاد کے متعلق ناواجب سختی پر آسانی سے آمادہ نہیں ہوتی۔ اس لئے اولاد کی تربیت کے دوران آپ کو تقویٰ پیدا کرنے کی پریکٹس کرنے کا موقع مل جائے گا۔ اگر تربیت اولاد کا فریضہ ادا کرنے کے دوران آپ سیکھ لیں کہ کس طرح تقویٰ پیدا کیا جاتا ہے، کس طرح اصلاح کی جاتی ہے تو پھر آپ اپنے گردوپیش کی اصلاح کرنے کے نسبتاً زیادہ اہل ہو جائیں گے۔ لیکن بہرحال جیسا کہ میں نے کھول کر بیان کیا ہے اصلاح کا مضمون بالکل اور ہے اصلاح کے مضمون میں طعن و تشنیع نہیں پائے جاتے، اس میں غصہ نہیں ہوتا، اس میں دکھ دینا نہیں ہوتا بلکہ دکھ اٹھانا ہوتا ہے۔ اس میں اتنا نمایاں فرق ہے کہ کوئی نابینا ہو تو اس کو تو یہ فرق دکھائی نہیں دے گا ورنہ حقیقت میں یہ فرق بالکل واضح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھیں کہ اپنے اوپر ظلم اور غیروں کے لئے رحمت کا نمونہ کس طرح پیش کیا جاتا ہے آپ نے اصلاح جب بھی کی خود دکھ اٹھا کر کی۔ غیروں کو دکھ میں مبتلا کر کے نہیں کی۔ اس لئے یہی محفوظ قانون ہے اسے انگریزی میں RULE OF THUMB کہتے ہیں۔ اس میں آپ کبھی دھوکا نہیں کھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کے ان اعلیٰ مضامین کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

• احباب کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرمہ و محترمہ امۃ الواسع دعنا صاحبہ اہلیہ مکرم ملک خالد احمد ظفر صاحب ۶ مارچ ۱۹۸۹ء کو صبح دس بجے ملتان میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ پہلے لندن میں اور پھر ملتان میں زیر علاج رہیں۔

موصوفہ محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی صاحبزادی اور حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ کی بھانجی تھیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوفہ کو اپنی رحمت سے نوازے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

• برادرم مکرم حبیب الرحمٰن صاحب درد مقیم کراچی کے بڑے بیٹے عزیز فضل الرحمٰن درد بعارضہ ٹائیفائیڈ گذشتہ کئی دنوں سے بیمار ہیں اور آغا خان ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے عزیزم کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مجیب الرحمٰن درد لاہور

• مکرم چوہدری غلام رسول صاحب چک ۲۱۹ ر.ب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد کی نواسی عزیزہ رفعت ناہید بنت مقصود احمد صاحب کا دل کا بائی پاس آپریشن سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں مارچ کے دوسرے ہفتہ میں ہوگا احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

• مکرم تلمیذ احمد صاحب چک ۲۱۹ ر.ب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد کے بھائی ارشاد احمد صاحب کے ہاں مورخہ ۱۱ فروری کو لڑکا پیدا ہوا جو تھوڑی دیر بعد ہی اللہ کو پیارا ہو گیا

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اور والدین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ضروری اطلاع

ایسے احباب جو مرکزی دفاتر سے کام کے سلسلہ میں مرکز سلسلہ میں تشریف لاتے ہیں ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہر ماہ کے آخری ہفتہ والے دن مرکزی دفاتر میں تعطیل ہوتی ہے اور جملہ دفاتر اس روز بند ہوتے ہیں۔ البتہ جن دنوں کوئی جماعتی تقریب ہو تو اس دن بھی دفتر کھلے ہوتے ہیں۔

خبریں

• صدر غلام اسحٰق خاں نے کہا ہے کہ وہ مرکز اور پنجاب میں محاذ آرائی کو ختم کرانے کے لئے ہر وہ قدم اٹھائیں گے جو آئین کے تحت ان کے دائرہ اختیار میں ہوگا۔ اور میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جلد سب ٹھیک ہو جائیگا

• وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پنجاب میں کشیدگی جلد ختم ہو جائیگی۔ اس بارے میں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

• پاکستان کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان افغان حکومت کو مناسب وقت پر تسلیم کرے گا۔

• پنجاب کے مسلم لیگی رہنما اور رکن صوبائی مخدوم الطاف نے کہا ہے کہ عنقریب مسلم لیگ سے نیا وزیر اعلیٰ منتخب کر لیا جائیگا۔ انہوں نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کی حمایت کے بغیر صوبے میں نیا وزیر اعلیٰ چاہتے ہیں

• حکومت پنجاب کی طرف سے طلبہ یونینز کے انتخابات میں ۷۵ فیصد حاضریوں کی شرط سے بہت سے طالب علم امیدوار نااہل ہو گئے ہیں۔

• کوئٹہ میں بلوچستان ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بینچ نے آٹھویں ترمیم کی منسوخی کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت کی آئندہ سماعت ۱۵ مارچ کو ہو گی۔

• بھارت کے شہر بڑودہ میں انتہائی زہریلی شراب پینے سے ۱۱۸ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ۱۵۵ کی حالت نازک ہے۔ ۲۲۰ افراد ہسپتال میں داخل ہیں۔ بہت سے متاثرین بینائی سے محروم ہو گئے ہیں

• پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان عمران خان نے یونیسف کے خصوصی نمائندہ برائے کھیل کے طور پر ایک سال کے معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ عمران خان نے کہا کہ میرا انتخاب ایک اعزاز ہے۔

• پاکستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان باقی ماندہ ایک روزہ کرکٹ میچوں میں سرخ گیند استعمال کی جائیگی۔

• اسماعیلیہ ایک روزہ ورلڈ کرکٹ ٹورنامنٹ اگلے ماہ کی ۲ تاریخ کو کراچی میں ہوگا۔ ٹورنامنٹ میں پاکستان بھارت کینیا تنزانیہ کینیڈا اور برطانیہ کی ٹیمیں شرکت کریں گی۔

• وزیر داخلہ مسٹر اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ ان کی وزارت انسانی حقوق کا تحفظ کرے گی اور گرفتاریاں نہیں کی جائیں گی۔

• لاہور میں لوئر مال پر طلبہ نے احتجاجی مظاہرہ کیا اور چار بسوں کو نقصان پہنچایا گیا اس سے علاقے کی تمام ٹریفک معطل ہو کر رہ گئی۔

• پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور سابق وزیراعظم محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ پنجاب اور مرکز میں موجودہ محاذ آرائی سخت تشویشناک ہے اس کا حل یہ ہے کہ عوام سے دوبارہ رائے لی جائے۔

• روس وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے پاکستانی اخبارات میں شائع ہونے والی ان خبروں کو بے بنیاد قرار دیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ واخان کے علاقے سے روسی فوجیں ابھی تک واپس نہیں گئیں۔ ترجمان نے کہا کہ اس کا مقصد یہ ہے پاکستان جنیوا معاہدے کی جو خلاف ورزی کا ارتکاب کر رہا ہے اس پر سے توجہ ہٹائی جائے۔

• قومی اسمبلی کے سپیکر ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ صوبوں کو آئین ۱۹۷۳ء کے تحت دیئے گئے اختیارات اب کافی نہیں رہے۔ انہوں نے کہا کہ آمر کا ساتھ دینے والوں نے ملک میں انتشار برپا کر رکھا ہے اور حرام کا پیسہ جمع کرنے والے اب بھی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

احاطہ دفتر لجنہ میں ملبوسات کی سیل

مورخہ ۸، ۹ مارچ بروز بدھ جمعرات احاطہ دفتر لجنہ میں ریڈی میڈ ملبوسات کی سیل لگائی جا رہی ہے۔ جو صبح نو بجے سے لے کر شام ۵ بجے تک جاری رہے گی۔ خواتین رعائتی نرخوں پر خریداری کر سکتی ہیں

اس موقع پر اشیائے خوردونوش کے سٹالز بھی لگائے جائیں گے۔

جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ

"سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو۔ نہ ان کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خودپسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم جولائی ۱۹۸۹ء تا ۳۰ جون ۱۹۹۲ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کے لئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی معیاد ۳۰/۶/۸۹ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں ۱/۷/۸۹ تا ۳۰/۶/۹۲ کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جن کے لئے ۱۵/۵/۸۹ کی معیاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس معیاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیاء میں پہنچ جائیں۔ تاکہ ضروری کاروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جا سکیں۔

جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

جملہ امراء مقامی وصدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے۔ جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو بہتر ہو گا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ ومعلمین وانسپکٹران بیت المال آمد یا امیر ضلع یا انکے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

داخلہ مدرسۃ الحفظ ۳ اپریل ۱۹۸۹ء

مدرسۃ الحفظ میں چند طلبہ کے داخلہ کی گنجائش ہے۔ داخلہ کے لئے انٹرویو ۳ اپریل ۱۹۸۹ء جامعہ احمدیہ میں صبح ۸ بجے ہو گا۔

داخلہ کے لئے شرائط درج ذیل ہیں۔

۱۔ عمر ۱۲ سال سے زائد نہ ہو (پرائمری پاس طالب علم جس کی عمر ۱۰ سال ہو ترجیح دی جائے گی)

۲۔ پرائمری پاس ہو۔

۳۔ قرآن کریم ناظرہ مکمل اور اچھی طرح پڑھا ہوا ہو۔ اور حافظہ اچھا ہو۔

درخواستیں انٹرویو سے پہلے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ (والد صاحب کی تصدیق بھی ضروری ہے) اور پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹوسٹیٹ کاپی منسلک ہو۔ نگران صاحب مدرسۃ الحفظ جامعہ احمدیہ ربوہ کے نام بھجوادیں اور انٹرویو کے وقت پرائمری پاس کا اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لاویں۔

الفضل میں پہلے ۱۳ اپریل انٹرویو کی تاریخ غلطی سے شائع ہو گئی۔ دراصل ۳ اپریل ہے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

ماہ مارچ ۱۹۸۹ء سے اوقات کار

(اوقات کار سے متعلق پہلا اعلان منسوخ سمجھا جائے۔) سوائے جمعہ و ہفتہ کے باقی ایام میں صبح ۱۰ بجے تا ۱/۲ ۱۲ بجے دوپہر اور شام ۱/۲ ۵ بجے تا ۱/۲ ۸ بجے شب۔ ہر جمعہ کو صرف ۱/۲ ۹ صبح تا ۱/۲ ۱۲ دوپہر شام کو دواخانہ بند ہو گا ہر ہفتہ کے دن صبح دواخانہ بند رہا کریگا اور شام کو ۱/۲ ۵ تا ۱/۲ ۸ کھلا رہے گا

ایچ ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

القیصر نفیس زری ٹیلرز
احمدیہ مارکیٹ۔ گولبازار ربوہ
۰۔ برقعہ ۰۔ سوٹ ۰۔ ساڑھیاں ۰۔ دوپٹے
۰۔ غرارہ سیٹ ۰۔ میکسی ۰۔ سلمہ ستارہ
۰۔ کشیدہ کاری اور کڑھائی کا مرکز

AL-FURQAN MOTORS LIMITED
AUTHORISED DEALERS OF NATIONAL MOTORS LTD
for Ganuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا
گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں۔
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۲۴۶۰۶، ۷۲۴۶۰۷، ۷۲۴۶۰۹

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، مرض اٹھرا کی شکار دکھیا عورتوں کے لیے
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
ہیڈ آفس، چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۲۲۲ فون: ۷۳۹۹۷
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم نظام جان صاحب کے فرزند حکیم انوار احمد جان
ہر ماہ کی
۰۔ ۵۔ ۶۔ ۷ تاریخ کو کوٹھی نمبر ۱ دار العلوم غربی ربوہ ۰۔ ۸ تاریخ کو بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین
۰۔ ۱۲ تا ۱۸ تاریخ کو ۲۔ بی روڈ بالمقابل شیش محل بس سٹاپ یو بی ایل بالائی منزل، لیاقت آباد کراچی نمبر ۱۹
اور ۰۔ ۲۵ تا ۲۸ تاریخ کو چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ ملتان میں مطب فرماتے ہیں۔
ہر جگہ خواتین کے لیے معائنہ کا انتظام ہے۔
مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ فون: ۵۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور
دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

• ہمدردانہ مشورہ
• اور قابل اعتماد
اصولی علاج کیلئے

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس ۶۰ فون نمبر ۶۳۴

مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں

احباب جماعت سے

احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا کر رہی ہے۔ احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے واقفیت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ الفضل ہے
کیا آپ نے اپنے گھر کے افراد کے مطالعہ کے لیے اخبار الفضل جاری کروایا ہے؟
(مینیجر)

ہر گھر کی پسند
سویاں نعمت
تیار کردہ: نعمت کرامت گول صابن والا
فون: پی پی ۲۳۲۵۸ فیصل آباد

نظر اور دھوپ کی عینکیں
تمام مرمت مفت کی جاتی ہے
داؤد بھائی چشمے والے
رحمت بازار۔ ربوہ

جوبلی سٹور ربوہ
رحمت بازار
اشیائے خورد و صرف ہمارے ہاں مناسب قیمت پر خرید فرمائیں۔ جوبلی سٹور رحمت بازار ربوہ

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کے لیے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ انکا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں
(مینیجر الفضل)

دانت مت نکلوائیے
دانت اچھے تو صحت اچھی
دانت درد کا فوری علاج۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے
• ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کیے جاتے ہیں
• دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: ۵۴۳

بذریعہ ڈاک
اپنی مرض کی مفصل علامات لکھ کر گھر بیٹھے جرمن ادویات سے علاج کروائیں
ہومیو ڈاکٹر ایس اے رحمان D.H.M.S R.H.M.P
شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

ہر قسم کا مال خریدنے کیلئے
گلشن بیکری
پر تشریف لائیں۔ نزد ایوانِ محمود ربوہ

• گارنٹی اور پائیداری میں نمبر ون
• لاہور فیصل آباد کے ریٹ سے بھی سستے
• نئے فریج، ڈی فریزر
• واشنگ مشین
• روم کولر اور سٹیل الماریاں
خریدنے کیلئے تشریف لائیں
نیشنل ٹریڈرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص: مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
فون ۳۴۱۳۴
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات
ٹامرنر
68551
پوسٹ کوڈ نمبر ۷۵۹۰۰
الکریم جیولرز
بازار فیصل۔ کریم آباد (چورنگی) کراچی
پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

چھوٹا قد کورس
DWARFISHNESS COURSE
تین ماہ کی ادویات پر مشتمل کورس قیمت ۱۰۰/- علاوہ ڈاک خرچ
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز ۶۶۱۔ کلینک ۶۰۶۔ رہائش ڈاکٹر ز ۶۰۷

٭ نرینہ اولاد سے محروم ٭ بے اولاد ٭ اٹھراء ٭ سوکھا ٭ گرمی ٭ گیس کا علاج کرنے والے
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
• چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۰۴۳۱-۷۴۸۴۴، ۷۶۴۹۷

برانچیں
• اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ فون ۹۰۶
• چوک قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
• نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان
پوسٹ بکس نمبر ۴۹۸
فون نمبر ۰۶۱-۳۱-۲۶
خواتین کیلئے معائنہ کا بھی معقول انتظام ہے